بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۹۴ رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
یوم بدھ
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے
جلد ۵۸/۲۳ | ۱۸ شوال ۱۳۸۸ھ ۸ صلح ۱۳۴۸ش ۸ جنوری ۱۹۶۹ء | نمبر ۷

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بہت نیک وہی ہے جو بہت دعا کرتا ہے

سب حاجتیں بغیر شرم کے خدا سے مانگو کہ اصل معطی وہی ہے

"تم خدا تعالیٰ کے ملنے کی صراطِ مستقیم تلاش کرو اور دعا کرو کہ یا الٰہی میں تیرا گنہگار بندہ ہوں اور افتادہ ہوں میری راہ نمائی کر۔ ادنیٰ اور اعلیٰ سب حاجتیں بغیر شرم کے خدا سے مانگو کہ اصل معطی وہی ہے۔ بہت نیک وہی ہے جو بہت دعا کرتا ہے۔ کیونکہ اگر کسی بخیل کے دروازہ پر سوالی ہر روز جا کر سوال کرے گا تو آخر ایک دن اس کو بھی شرم آجاوے گی۔ پھر خدا تعالیٰ سے مانگنے والا جو بے شل کریم ہے کیوں نہ پالے؟ پس مانگنے والا کبھی نہ کبھی ضرور پالیتا ہے۔ نماز کا دوسرا نام دعا بھی ہے جیسے فرمایا۔ اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ ۔ پھر فرمایا وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۔ جب میرا بندہ میری بابت سوال کرے پس میں بہت ہی قریب ہوں۔ میں پکارنے والے کی دعا کو قبول کرتا ہوں جب وہ پکارتا ہے۔ بعض لوگ اس کی ذات پر شک کرتے ہیں۔ پس میری ہستی کا نشان یہ ہے کہ تم مجھے پکارو اور مجھ سے مانگو۔ میں تمہیں پکاروں گا اور جواب دوں گا اور تمہیں یاد کروں گا۔ اگر یہ کہو کہ ہم پکارتے ہیں پر وہ جواب نہیں دیتا تو دیکھو کہ تم ایک جگہ کھڑے ہو کر ایک ایسے شخص کو جو تم سے بہت دور ہے پکارتے ہو اور تمہارے اپنے کانوں میں کچھ نقص ہے وہ شخص تو تمہاری آواز سن کر تم کو جواب دے گا مگر جب وہ دور سے جواب دیگا تو تم بباعث بہرہ پن کے سُن نہیں سکو گے۔ پس جوں جوں تمہارے درمیانی پردے اور حجاب اور دوری دور ہوتی جائے گی۔ تو تم ضرور آواز کو سنو گے۔ جب سے دنیا کی پیدائش ہوئی ہے اس بات کا ثبوت چلا آتا ہے کہ وہ اپنے خاص بندوں سے ہمکلام ہوتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو رفتہ رفتہ بالکل یہ بات نابود ہو جاتی کہ اس کی ہستی ہے بھی۔

پس خدا تعالیٰ کی ہستی کے ثبوت کا سب سے زبردست ذریعہ یہی ہے کہ ہم اس کی آواز کو سُن لیں۔ یا دیدار یا گفتار۔ پس آج کل گفتار قائم مقام ہے دیدار کا۔ ہاں جب تک خدا کے اور اس سائل کے درمیان کوئی حجاب ہے اس وقت تک ہم سُن نہیں سکتے۔ جب درمیانی پردہ اٹھ جاوے گا تو اس کی آواز سنائی دیگی۔"

(ملفوظات جلد ہفتم ص ۲۲۶-۲۲۷)

اخبار احمدیہ

• ربوہ ۷ صلح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔

• ربوہ ۷ صلح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت انفلوئنزا کی وجہ سے بہت ناساز ہے۔ گزشتہ رات بہت تکلیف رہی۔ احباب خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے آمین

• ہمارے لڑکے عزیزم منور احمد کا نکاح عزیزہ رفعت رشید بنت محمد ابو الرشید صاحب ڈپٹی کلکٹر کسٹم کراچی سے بعوض حق مہر بارہ ہزار روپیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بتاریخ ۲۷ دسمبر ۱۹۶۸ء بعد نماز مغرب و عشاء مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔ عزیزم منور احمد حضرت سیٹھ محمد غوث صاحب مرحوم آف حیدر آباد دکن کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ازراہِ کرم دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ فریقین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے آمین
سلیمہ بیگم و سیٹھ محبوب علی
بہادر آباد۔ کراچی

• عزیزہ سلیمہ خاتون سلمہا بنت حکیم محمد عبد اللہ صاحب حکیم حاذق ساکن جہلم کا نکاح مکرم جناب مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری نے خاکسار کے بیٹے عزیز مسعود احمد تعیم سلمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ۲۹ دسمبر ۱۹۶۸ء مطابق ۲۹ فتح ۱۳۴۷ ہش کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں ڈیڑھ ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ احباب سے التماس ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ خداوند کریم اس رشتہ کو ہمارے ہر دو خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی خیر و برکت کا موجب بنائے اور مثمر ثمرات حسنہ کرے آمین
حمید الدین ایم۔ اے
صدر محلہ دار الرحمت غربی ربوہ

• فیجی مشن ڈاک کی مندرجہ ذیل ایڈریس پر روانہ کی جایا کرے۔ (وکالت تبشیر)
Tahreek-e-Jadeed
Anjuman Ahmadiyya
Overseas Mission (Fiji)
P.O. Box No 3758
82 Kings Road
Samabula – Suva
(FIJI ISLAND)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۸ صلح ۱۳۴۸ ہش

کلام اللہ کے الفاظ

(۴)

یہ تو قرآن کریم کی اپنی شہادت ہے جو اختصاراً پیش کی گئی ہے۔ اگرچہ قرآن کریم کا لفظ لفظ پکار رہا ہے۔ کہ میں سراسر خدا تعالےٰ کا کلام ہوں۔ قرآن کریم نے مخالفین کو بار بار چیلنج کی ہے۔ کہ قرآن کے مقابلہ میں اپنا کلام لاؤ۔ اور نہایت تحدی سے کی گئی ہے کہ تم ہرگز ایسا نہ کر سکو گے۔ چنانچہ آج تک اس کا جواب کسی سے نہیں بن آیا۔ اگر صرف مفہوم ہی الہام ہوتا تو ایسا چیلنج کس طرح ممکن تھا۔ بے شک سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم افصح العرب تھے۔ جیسا کہ آپ نے خود کہا ہے آپ کو اپنی بشریت سے تو انکار نہیں تھا۔ اگر الفاظ آپ کے اپنے ہوتے تو ہرگز یہ چیلنج نہ دیا جاتا کہ مخالف ایک سورۃ بلکہ ایک آیت ہی ایسی بنا کر پیش کردیں۔ اگر چیلنج صرف مفہوم کے متعلق ہوتا تو آیۃ یا سورۃ کی قید نہ ہوتی۔ جو شخص اللہ تعالےٰ کی کہانی میں کچھ لکھتا یا کہتا ہے۔ وہ صرف مفہوم کے متعلق چیلنج دے سکتا ہے۔ مگر الفاظ کے متعلق نہیں دے سکتا قرآن کریم تو مفہوم اور الفاظ دونوں کے متعلق چیلنج دے رہا ہے۔ اور یہ اسی وقت ہو سکتا ہے۔ جب الفاظ بھی اللہ تعالےٰ کے ہی ہوں کیونکہ جب چیلنج میں سورۃ یا آیہ پیش کی جائے گی۔ اس وقت مفہوم مع الفاظ کے غرض ہوگی نہ صرف مفہوم کی اور نہ صرف الفاظ کی۔ قرآن کریم کا دعوےٰ ہے کہ کوئی انسان قرآن کی سورۃ یا آیت کی مثال من حیث الکل پیش نہیں کر سکتا۔ اس میں مفہوم اور الفاظ دونوں شامل ہیں۔ اگر الفاظ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ کے ہوتے۔ تو آپ صرف مفہوم کا تو چیلنج دے سکتے تھے مگر الفاظ کا نہیں۔ کیونکہ ایک مفہوم مختلف لوگ اپنے انداز میں ایک سے بڑھ کر خوبصورت الفاظ میں بیان کر سکتا ہے۔ چونکہ قرآن کریم کے الفاظ بھی اللہ تعالےٰ کے ہیں۔ اس لئے مفہوم مع الفاظ کے متعلق چیلنج ہے۔

بے شک سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

انا افصح العرب

یعنی میں عربوں سے فصیح ترین ہوں۔ تاہم ایک اطالوی مستشرقہ مس ڈلیری نے قرآن کریم کے الفاظ اللہ تعالےٰ کے ہیں کے ثبوت میں یہ دلیل بھی دی ہے۔ کہ قرآن کریم کی زبان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان سے الگ شکوہ و شان رکھتی ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کلام احادیث اور خطبات کی صورت میں موجود ہے۔ قرآن کریم سے اس کلام کا موازنہ کیا جائے۔ تو دونوں میں بڑا فرق معلوم ہوگا۔ حالانکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے الفاظ میں اللہ تعالےٰ کا مفہوم ہی ادا کر رہے ہوتے ہیں۔ اس دلیل کو اس بات سے بھی تقویت ملتی ہے کہ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم قرآن کریم کی آیات کو اللہ تعالےٰ کا کلام بیان کرتے ہیں۔ اور اس کی تشریح اپنے الفاظ میں کرتے ہوئے کلام اللہ میں ذرا بھر بھی تبدیل و تغیر نہیں ہوتا۔ زیر و زبر تک نہیں بدلتے گویا پتھر کی تحریر ہے۔ اگر الفاظ آپ کے اپنے ہوتے۔ تو باوجود احتیاط کے یہ کس طرح ممکن ہو سکتا کہ کبھی ایک شوشہ میں بھی فرق نہیں پڑا۔

سب سے بڑی شہادت تو خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ جب آپ فرماتے ہیں کہ یہ کلام اللہ تعالےٰ کا ہے۔ تو سوائے ایک مخالف کے ہم سے کوئی مسلمان کس طرح انکار کر سکتا ہے۔ البتہ ایک مخالف ہی یہ الزام لگا سکتا ہے کہ آپ نعوذ باللہ غلط بیان کر رہے ہیں؟

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

دو لعنتی کاموں سے بچو

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِتَّقُوا اللَّاعِنَیْنِ قَالُوْا وَمَا اللَّاعِنَانِ؟ قَالَ: اَلَّذِیْ یَتَخَلّٰی فِیْ طَرِیْقِ النَّاسِ اَوْ ظِلِّھِمْ۔

(مسلم کتاب الطہارۃ)

ترجمہ:۔ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو لعنتی کاموں سے بچو۔ صحابہؓ نے عرض کی لعنت کا مستحق بنانے والے وہ دو کام کونسے ہیں۔ آپ نے فرمایا لوگوں کی گزرگاہ میں پاخانہ پھرنا۔ یا ایسی سایہ دار جگہ میں پاخانہ کرنا جہاں لوگ آکر آرام کے لئے بیٹھتے ہوں؛

ربوہ میں بھی ہیں برکتیں سب قادیان کی

گھر گھر سے آرہی ہے صدا "القرآن" کی
ہر سانس میں ہے سانس مسیح الزمان کی
اس خطہ میں بھی روح و ملائک کا ہے نزول
ربوہ میں بھی ہیں برکتیں سب قادیان کی
اپنے زمیں نے سارے خزانے اُگل دیئے
نازل ہوئی ہیں نعمتیں سب آسمان کی
وحدت سرا خلیفۂ ثالث مسیحؑ کا
تثلیث کو نہ تال کی سدھ ہے نہ تان کی
تنویر اس سے رہتے ہیں فتنے پرے پرے
سارے جہاں میں دھوم ہے دار الامان کی

تنویر

اعلان گمشدہ دار الرحمت وسطی سے کوٹھی بیت الظفر ربوہ کو جاتے ہوئے (آتے ہوئے) ایک طلائی جھمکی (کانٹا) گر گئی ہے۔ اگر کسی دوست کو ملے تو ایڈیٹر الفضل کو پہنچا کر ممنون ہوں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

خلافتِ راشدہ اور تجدیدِ دین

تقریر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب برموقع جلسہ سالانہ ۱۹۶۸ء

(قسط نمبر ۵)

اب میں اپنی تقریر کے آخری حصّہ پر آتا ہوں یعنی یہ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ اگرچہ خلافتِ راشدہ اپنی روح اور اپنے قالب کے لحاظ سے سراسر تجدیدِ دین ہے تاہم خلافتِ راشدہ کے حامل برگزیدہ اصحاب یعنی خلفاءِ راشدین نے کس کس نوع سے خاص طور پر تجدیدِ دین فرمائی ہے۔

دورِ اوّل میں خلفاءِ راشدین سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور سیدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں اور خلفاءِ راشدین دورِ ثانی میں سے سیدنا حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ اور سیدنا حضرت مصلح موعود میرزا بشیرالدین محمود احمد رضی اللہ عنہ کا وصال ہو چکا ہے اور اس وقت سیدنا حضرت حافظ میرزا ناصر احمد ایدہ اللہ بنصرہ ومتعنا بطول حیاتہ جماعتِ احمدیہ میں خلیفۂ ثالث ہیں (اللہ تعالیٰ آپ کی عمر میں بہت بہت برکت دے۔ آمین)

ان سب بزرگوں نے جس جانفشانی سے تجدیدِ دین کی اور کر رہے ہیں وہ اتنا وسیع اور طویل مضمون ہے جسے کئی لیکچروں میں بیان کیا جانا شاید ممکن ہے اس لئے وقت کی مناسبت کے لحاظ سے میں نہایت اختصار سے بطور نمونہ صرف تین تین ان پہلوؤں کو ذکر کرتا ہوں جن میں ان بزرگوں نے تجدیدِ دین فرمائی ہے ورنہ یہ حقیقت ہے کہ خلفاءِ راشدین کا سارا ہی زمانہ دورِ نبوت کی خوشبوؤں سے مہکتا رہا ہے۔ جونہی کسی غلطی کا امکان پیدا ہوتا خدا کا برگزیدہ خلیفہ جھٹ اس کی اصلاح کر دیتا دین کو اعتقاداً اور عملاً محفوظ رکھنا مستقل تجدیدِ دین ہے۔

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے اسلام کی تاسیس اور تکمیل ہوئی اور آپ کے فرزندِ جلیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے اسلام کا دفاع ہوا اور جملہ عقائدِ اسلامیہ کی کامل توضیح و تشریح کی گئی۔ ہر دو دور میں ان کے خلفاء کے بے شمار تجدیدی کارناموں میں سے چند بطور مثال ذکر کرتا ہوں۔

حضرت ابوبکرؓ اور تجدیدِ دین

سیّدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مقام تجدیدِ دین میں بہت نمایاں ہے۔ توحید باری تعالےٰ کا قیام اسلام کا بنیادی مقصد اور انبیاء کی بعثت کی اساسی غرض ہے۔ رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے زندگی بھر توحید کو ہر پہلو کے لحاظ سے کامل طور پر بیان فرمایا اور قائم کیا۔ حضورؐ کے وصال پر مدینہ منورہ میں صحابہؓ اپنے عشق اور والہیت کی بناء پر کہنے لگے کہ حضورؐ فوت نہیں ہوئے اور نہ فوت ہو سکتے ہیں قریب تھا کہ اسلامی عقائد کی رُوح میں ضعف پیدا ہو جاتا۔ حضرت عمرؓ تلوار لئے کہہ رہے تھے کہ جو شخص نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کا ذکر کرے گا میں اس کا سر قلم کر دوں گا۔ حضرت ابوبکرؓ وہاں پہنچے جسدِ اطہر کو دیکھا چہرۂ انور پر بوسہ دیا اور مسجد میں آ کر لوگوں کو جمع کر کے نہایت جلدی سے فرمایا:-

اما بعد من كان
منكم يعبد محمدا
صلى الله عليه وسلم
فان محمدا قد مات
ومن كان منكم يعبد الله
فان الله حي لا يموت
قال الله وما محمد
الا رسول قد خلت
من قبله الرسل۔

(صحیح البخاری جلد ۳ صفحہ ۶۳ مطبوعہ مصر)

لوگو! جو تم میں سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو معبود سمجھتا تھا وہ خوب سُن لے کہ آپ واقعی فوت ہو گئے ہیں ہاں جو اللہ تعالےٰ کی عبادت کرتا ہے تو اسے معلوم رہے کہ اللہ تعالےٰ زندہ ہے اور کبھی نہ مرے گا۔ پھر آپ نے قرآنی آیت پڑھی کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم صرف ایک رسول ہیں ان سے پہلے سب رسول وفات پا گئے ہیں۔

یہ عقیدۂ توحید کی وضاحت کرنے والا بروقت خطبہ سارے لوگوں کے سنبھلنے کا موجب بن گیا۔ غم تو دلوں پر چھا گیا پاؤں میں سکت نہ رہی مگر اللہ تعالےٰ الحی القیوم کی توحید مسلمانوں کے سامنے پھر سے عیاں ہو گئی۔

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے آخری دنوں میں ایک بہت بڑا لشکر اٹھارہ سالہ نوجوان صحابی حضرت اسامہ بن زیدؓ کی قیادت میں عرب کی سرحدوں پر جانے کے لئے متعین فرمایا تھا آپ کا وصال ہو گیا عام دیہات اور شہروں کے عربوں میں ارتداد کی لہر چل پڑی۔ ہر جگہ طوائف الملوکی کا رنگ نظر آنے لگا۔ خود قائدِ لشکر نے حضرت عمرؓ کو خلیفۂ وقت حضرت ابوبکرؓ کے پاس بھجوایا کہ حالات کا تقاضا ہے کہ فی الحال لشکر روک لیا جائے مدینہ خطرہ میں ہے خلیفۃ المومنین اور ازواجِ مطہرات کی زندگیاں خطرہ میں ہیں۔ حضرت عمرؓ نے لشکر روکنے کی درخواست کی۔ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے کتنا ایمان افروز جواب دیا۔ فرمایا:-

والذي نفس ابي بكر
بيده لو ظننت ان
السباع تخطفني
لانفذت بعث اسامة
كما امر به رسول
الله صلى الله عليه
وسلم ولو لا يبقى
في القرى غيري
لانفذته۔

مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ میں ابوبکر کی جان ہے کہ اگر درندے بھی مجھے نوچ رہے ہوں تب بھی میں رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل کروں گا اور اگر میرے ساتھ اس بارے میں ایک شخص بھی نہ ہو تب بھی میں اسے نافذ کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔"

محبت و عشق و عظمتِ نبوی کا کتنا شاندار اور درخشندہ نمونہ ہے صلی اللہ علی ابی بکر رضی اللہ عنہ۔

عرب مرتدین نے حضرت ابوبکرؓ سے کہا "لا نؤدي الزكاة" ہم آپکو زکوٰۃ نہیں دیں گے۔ خلیفۂ اوّل رضی اللہ عنہ نے فرمایا لو منعوني عقالا لجاهدتهم عليه۔ کہ اگر یہ لوگ اونٹ باندھنے کی ایک رسی بھی جو پہلے دیتے تھے نہ دیں گے تو میں ان سے جہاد کروں گا۔ حضرت عمرؓ نے ملکی حالات کی نزاکت کو محسوس کیا خود روایت کرتے ہیں:-

فقلت يا خليفة
رسول الله صلى الله
عليه وسلم تالف
الناس وارفق بهم
فقال لي اجبار في
الجاهلية وخوار
في الاسلام انه
قد انقطع الوحي
وتم الدين اينقص
وانا حي"

کہ میں نے عرض کیا کہ اے خلیفۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں سے کچھ اُلفت اور نرمی فرمائیں۔ اس پر حضرت صدیقِ اکبرؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ جاہلیت میں تو تم بڑے شیر بنے پھرتے تھے اب اسلام میں یہ بزدلی دکھا رہے ہو شریعت اور وحی ختم ہو گئی ہے اور دین مکمل ہو چکا ہے کیا میرے جیتے جی اب دین میں کمی آ جائے گی؟ ہرگز نہیں!

یہ جواب کس قدر پُرجلال اور پُرشوکت ہے اینقص وانا حي سچ ہے کہ خلافتِ راشدہ دینِ حق کی کامل محافظ ہوتی ہے۔

حضرت عمرؓ اور تجدیدِ دین

حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب مسندِ خلافت پر متمکن ہوئے تو ملکی حالات بہت حد تک سازگار ہو چکے تھے اس لئے آپ کو بیرونی فتوحات کے نہایت شاندار مواقع ملے اور آپ نے ان کا حق ادا کر دیا۔ آپکی خوبیوں اور کمالات کا بھی ایک بحرِ ذخار ہے تجدیدِ دین کے معاملہ میں حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت کے زمانہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے طریق کو اختیار فرمایا اور اسی کو اپنایا۔

اس زمانہ میں تمدّن کے پھیلاؤ اور مختلف ممالک کے ساتھ روابط کے باعث اس بات کی شدید ضرورت محسوس ہوئی کہ اسلامی قانون کی تفصیلات کو پوری طرح زیرِ عمل لایا جائے۔ عہدِ فاروقی کا ایک امتیازانہ یا تجدید یہ ہے کہ دینِ اسلام اپنی پوری جزئیات سمیت مسلمانوں کا دستور الحیاۃ بن گیا۔ غیر مسلموں کے بارے میں بھی پوری تفصیلات طے ہو گئیں۔ اسلامی عدل کی مستقل …

مکمل ڈھانچہ امت کے سامنے آگیا۔ حضرت عمرؓ نے قاضی مقرر فرمائے اور اسلامی معیشت پوری طرح استوار ہوگئی۔

مسلمانوں کو اپنے معاملات میں نظام تاریخ کی ضرورت تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کمال فراست سے اسلامی سن کا آغاز نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے فرمایا۔ دوسری قوموں نے اپنے پیشواؤں کی ولادت یا وفات سے سن کا آغاز کیا ہے جس سے شرک کی آلائش ہوگئی۔ ہجرت کا واقعہ جہاں اسلامی تاریخ کا نقطۂ آغاز قرار پایا وہاں وہ توحید کی حفاظت کے لئے ایک بہترین ذریعہ بھی ثابت ہوا۔

ضرورت ہے کہ خلفاء راشدین کے ذریعہ اسلامی زندگی کا صحیح نمونہ اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا کامل اسوہ امت کے سامنے رہے۔ تمام خلفاء نے ہی اس ضرورت کو پورا کیا ہے مگر حضرت عمر فاروق رضؓ کو اس بارے میں خاص شغف رہا ہے انہوں نے اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ کو پوری وسیع حکومت کے باوجود ایسا اپنایا کہ بیگانے بھی عش عش کر رہے تھے۔ بیت المقدس فتح ہوا۔ وہاں کے باشندوں کے اصرار پر آپ وہاں تشریف لے گئے۔ نوبت بہ نوبت سواری کرتے تھے کپڑوں میں حسبِ دستور پیوند لگے ہوئے تھے عرض کیا گیا کہ اعلےٰ لباس زیب تن کر لیا جائے اور سواری اختیار کی جائے آپ نے اپنی حالت کو برقرار رکھا اور

مَلِيكٌ أُنَاسٍ فِي بِجَادٍ مُزَمَّلِ

کا نمونہ قائم کر کے اسلامی ہیبت کو قائم کیا اسلامی زندگی کا شعار ہے وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ۔ حضرت عمرؓ نے اس شعار پوری شان کے ساتھ اختیار فرمایا تھا۔ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ۔

حضرت عثمان اور تجدید دین

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے تجدیدی کارنامے بھی بکثرت ہیں۔ دین اسلام کی ساری بنیاد قرآن مجید پر ہے قرآن مجید کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالےٰ نے لی ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں قرآن مجید پوری ترتیب سے محفوظ تھا۔ عہد صدیقی میں جنگوں میں بہت سے قراء کی شہادت کے باعث اس کا خاص اہتمام کرنا پڑا اور خدا کی پاک کتاب پوری طرح محفوظ رہی لیکن حضرت خلیفہ ثالث حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو یہ سعادتِ عظمیٰ نصیب ہوئی کہ آپ نے قرآن پاک کے نسخے کرا کر تمام بلاد و امصار میں پھیلا دیئے اور ایسی صورت پیدا کر دی کہ آئندہ کے لئے قرآن مجید کی حفاظت کا مسئلہ قطعی طور پر اطمینان سے حل ہوگیا۔ یہ تجدید دین کی ایک غیر معمولی صورت ہے ؎

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

حافظ ابنِ حجر لکھتے ہیں:-

وَكَانَ الْقُرْآنُ مَكْتُوبًا فِي الصُّحُفِ لٰكِنْ كَانَتْ مُتَفَرِّقَةً، جَمَعَهَا أَبُو بَكْرٍ فِي مَكَانٍ وَاحِدٍ ثُمَّ كَانَتْ بَعْدَهُ مَحْفُوظَةً إِلَى أَنْ أَمَرَ عُثْمَانُ بِالنَّسْخِ مِنْهَا عِدَّةَ مَصَاحِفَ وَأَرْسَلَ بِهَا إِلَى الْأَمْصَارِ۔

(فتح الباری جلد ۹ صلا)

ترجمہ:- کہ قرآن مجید صحیفوں میں لکھا ہوا تھا جو متفرق تھے حضرت ابوبکرؓ نے انہیں ایک جگہ اکٹھا کروایا پھر وہ محفوظ رہے جہاں تک کہ حضرت عثمانؓ کے حکم سے متعدد نسخے تیار ہوئے اور آپ نے انہیں شہروں میں بھجوایا۔"

اگر غور کیا جائے تو حضرت عثمانؓ کے دور کا یہ تجدیدی کام نہایت عظیم الشان ہے درمیانی صدیوں کے مجددین کے کاموں کو اس کے سامنے رکھنا مشکل ہے وَكَفٰى بِهٖ فَخْرًا۔

حضرت عثمانؓ نے اسلامی نظام میں شوریٰ کے طریق کو زیادہ طور پر رائج فرمایا گورنروں کی باقاعدہ مجلس مشاورت فرماتے اور رعایا کے حالات کے بارے میں باہمی مشورہ سے فیصلے فرماتے تھے۔

عہد عثمانی میں ایک یہ مسئلہ پیدا ہوا کہ آیا خلیفہ کو معزول کیا جا سکتا ہے۔ بعض منافقوں نے سازش کی کہ حضرت عثمانؓ کو معزول کر دیا جائے حضرت عثمانؓ کی زندگی سخت خطرے میں پڑ گئی۔ آپ معزول ہونا قبول کر لیتے تو باغی لوگ آپ کے ساتھ صلح کرنے پر آمادہ تھے مگر آپ جانتے تھے کہ اسلام میں خلفاءِ راشدین کے عزل کا کوئی سوال نہیں یہ ایجاد غیر اسلامی ہے اور دین کے صریح خلاف ہے۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے خود آپ سے ہی فرمایا تھا:-

إِنَّ اللّٰهَ يُقَمِّصُكَ قَمِيصًا فَإِنْ أَرَادَكَ الْمُنَافِقُونَ عَلَى خَلْعِهٖ فَلَا تَخْلَعْهُ لَهُمْ۔

کہ اللہ تعالےٰ آپ کو ردائے خلافت سے نوازے گا اگر منافق تجھ سے یہ چاہیں کہ تو اسے اتار دے تو ان کی بات ہرگز نہ ماننا۔"

سیدنا حضرت عثمان رضؓ نے اسلام کے اس مسئلہ کی حفاظت کے لئے کہ خلفاءِ راشدین کو معزول نہیں کیا جا سکتا جان کی بازی لگا دی اور شہادت کا جام خوشی خوشی پی لیا۔ گویا جان دے کر تجدید دین کا فریضہ ادا کیا۔

حضرت علی اور تجدید دین

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا عرصۂ خلافت زیادہ تر اندرونی فسادات کے قلع قمع کرنے میں گزرا مگر جہاں تک تجدید دین کا سوال ہے آپ نے اپنی خلافت کے ہر دن میں یہ فریضہ سرانجام دیا ہے جہاں کہیں غیر اسلامی نعرہ یا غیر اسلامی رجحان پایا گیا۔ آپ نے فوراً اس کی اصلاح فرمائی۔ خوارج نے مسئلہ تحکیم کو شر کا باعث بنایا اور نعرہ "إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلّٰهِ" بلند کیا۔ حضرت علی المرتضیٰ نے جھٹ فرمایا "كَلِمَةُ حَقٍّ أُرِيدَ بِهَا الْبَاطِلُ" کہ لفظ تو درست ہیں خدا کا کلام ہیں لیکن جس مفہوم اور مطلب میں ان الفاظ کو استعمال کیا جا رہا ہے وہ باطل ہے۔

حضرت عمرو بن العاص اور ابوموسیٰ اشعری کے گو نہ عزل خلیفہ پر مبنی غلط فیصلہ کو قبول نہ کر کے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دینی مسلک کی عملی وضاحت فرمائی خطرات کو برداشت کیا مگر تجدید دین کے فریضہ کی ادائیگی میں کوئی کوتاہی نہ فرمائی۔

حضرت علیؓ نے اسلام کی روحانی قوت کا اسوۂ نبوی پوری شان سے ظاہر فرمایا۔ درویشی میں تزکیۂ نفوس کی بے پناہ جدوجہد فرمائی۔ یہی وجہ ہے کہ سلسلہ ہائے تصوف و ولائت کا بیشتر حصہ آپ کی طرف انتساب رکھتا ہے اور آپ کو اپنے وقت میں خاتم الاولیاء یقین کرتا ہے یہ آپ کی قوت تجدید دین ہی کا کرشمہ ہے کہ سیاسی الجھنوں کے باوجود مسلمانوں کے صدہا اختلافات رکھنے والے دونوں گروہ، شیعہ و سنی حضرت علیؓ کی محبت و اتباع میں متفق ہیں +

(باقی)

درخواستِ دعا

میرے والد محترم چوہدری برکت علی صاحب کھوکھر چند دنوں سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار محمد اکرم محلہ فیکٹری ایریا ربوہ)

اعلانِ نکاح

مورخہ ۲۹ ؍دسمبر ۱۹۶۸ء کو بعد نماز فجر مکرم مولوی محمد صادق صاحب نے مسجد راجیکی (دار الرحمت شرقی ربوہ) میں مکرم سید صفدر علی صاحب ابن مکرم سید شاہ زمان علی صاحب بخاری ٹکسالی دروازہ لاہور کا نکاح سیدہ امۃ الحمید صاحبہ بنت مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب بخاری مردان کے ساتھ بعوض تین ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیرو برکت کا موجب بنائے۔ آمین +

(۲)

مکرم چوہدری عبد الحکیم صاحب بی۔ کام۔ آئی۔ سی بی پشاور ابن محترم ماسٹر چراغ دین صاحب اہت کمارہ حال بیرو چک ضلع سیالکوٹ کا نکاح مبلغ تین ہزار روپیہ حق مہر پر عزیزہ شاہدہ تسنیم اختر صاحبہ بنت وارنٹ آفیسر چوہدری نذیر احمد صاحب ساجد ایر فورس سرگودہا کے ساتھ ۲۸؍۱۲؍۶۸ کو بعد نماز مغرب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے پڑھا۔

احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرما دیں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔ آمین۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

احمدی خواتین کے جلسہ سالانہ ۱۹۶۸ء کی مختصر روداد

(۲)

۲۶ دسمبر ۱۹۶۸ء
کی بقیہ کارروائی

۱۵-۲ پر خاکسارہ بشریٰ بشیر نے "حضرت مصلح موعودؓ کے زریں کارنامے" کے عنوان پر تقریر کی اور آپ کے تین کارناموں کو مختصراً بیان کیا۔

اول آپ کے علم و فضل کا جائزہ آپکی تفسیر کبیر اور کتب سے لیتے ہوئے یہ ثابت کیا کہ پسر موعودؓ کو اللہ تعالیٰ نے ظاہری و باطنی علوم سے پر کیا تھا۔

اس کے بعد حضورؓ کی مالی تحریکات کو پیش کیا جو مختلف اوقات میں آپ نے اپنی جماعت کے مخلصین کے سامنے پیش کیں۔ آپ کی ہر تحریک اللہ تعالیٰ کے فضل سے بے حد کامیاب ثابت ہوئی "تحریک جدید" جو مالی تحریکات میں سب سے اہم اور نمایاں ہے کو ذرا تفصیلاً بیان کرتے ہوئے اس امر کا جائزہ پیش کیا کہ اس الہامی تحریک کے طفیل کون کون سے کام اشاعت اسلام کے ظہور پذیر ہوئے

آخر میں حضرت مصلح موعودؓ کا ایک اور عدیم المثال کارنامہ لجنہ اماء اللہ کا قیام تفصیل سے بیان کیا آپ نے احمدی خواتین کی تعلیم و تربیت کی طرف ذاتی توجہ مبذول فرمائی۔ مستورات کے لئے مدارس اور جامعہ نصرت کا قیام فرمایا خواتین کا رسالہ "مصباح" جاری فرمایا۔ امۃ الحی لائبریری کا قیام تربیتی کلاسز کا اجراء، مجلس شوریٰ اور سالانہ اجتماع کا آغاز ایسے کارنامے ہیں جن کو احمدی خواتین قیامت تک فراموش نہیں کر سکتیں۔ حضرت فضل عمر نے احمدی مستورات میں مالی جہاد کی وہ روح پھونکی جو قیامت تک زندہ و فروزاں رہیگی

قریباً پونے پانچ بجے پہلے روز کا دوسرا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

۲۷ دسمبر ۱۹۶۸ء
اجلاسِ اول

صبح ٹھیک سوا نو بجے محترمہ ساجدہ صاحبہ لاہور کی تلاوت سے اجلاس اول کا آغاز ہوا۔ محترمہ امۃ الحفیظ ارشاد صاحبہ نے نظم پڑھی جسکے بعد حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ نے "اسلام اور تزکیۂ نفس" کے موضوع پر خطاب فرمایا

آپ نے فرمایا اسلام سلامتی کا پیامبر ہے اور اس کے معنی اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دینا ہے۔ تزکیۂ نفس کے معنی جہاں قلب کو پاک و صاف کرنا ہے وہاں اسلامی تعلیم کی رُو سے تزکیۂ نفس کے معنی خدا کی مرضی اور اس کے احکام کے مطابق چلنا بھی ہے اور انسان کا بہ خلوص و محبت اسکے احکام کے سامنے سر تسلیم خم کر دینا ہے دنیا کے ہر مذہب نے تزکیۂ نفس کو بہت اہمیت دی ہے لیکن مذاہب عالم افراط و تفریط کا شکار ہوگئے کسی نے تو آزادی کا کھلا پروانہ دیکر بے راہ روی سکھائی تو کسی نے نفس کشی کی تعلیم دے کر جائز خواہشات اور ضروریات کا خاتمہ کر دیا۔ لیکن اسلام اعتدال کی راہ اور صراط مستقیم تجویز کرتا ہے اسلامی نقطہ نگاہ سے تزکیۂ نفس یہ ہے کہ خالق کی منشاء اور مرضی کے مطابق انسان اپنی قوتوں کا اعتدال کے ساتھ اور برمحل استعمال کرے۔ شعوری یا غیر شعوری حالت میں اللہ تعالیٰ کی رضا کی راہوں پر چلنا تزکیۂ نفس کا کمال ہے۔ اسلامی عبادات تزکیۂ نفس کا ایک ذریعہ ہے اور یہ عبادتیں بہت سہل ہیں ان سے سوز و گداز پیدا ہوتا ہے۔

تزکیۂ نفس کے لئے ہمیں حقیقی اور پرخلوص رنگ میں عبادت بجا لانے کی ضرورت ہے وہ نمازیں جو محض دکھاوا ہوتی ہیں۔ تزکیۂ نفس کی حامل نہیں ہو سکتیں۔ اسلامی عبادات کے علاوہ قرآنی احکام کا پڑھنا سمجھنا اور ان پر عمل پیرا ہونا بھی تزکیۂ نفس کے لئے بے حد ضروری معیار ہیں۔

۱۰ بجکر بیس منٹ پر مردانہ جلسہ گاہ سے محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی تقریر بعنوان "فلسفۂ دعا" ریلے کی گئی جس کے بعد محترمہ امۃ الکریم کوکب نے نظم پڑھی اور پھر حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے اپنے خطاب سے نوازا۔

مہمان مستورات کو ہدیۂ سلام و دعا پیش کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ان مبارک ایام کی بے حساب برکات و فیوض سے استفادہ کریں اور اپنے وقت کو بیکار باتوں اور بے فائدہ کاموں میں ضائع نہ کریں آپنے فرمایا کہ آج میں ایک خاص سکیم حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے پیش کرتے ہوئے رب کریم و قدیر سے یہ امید رکھتی ہوں کہ یہ تحریک لجنہ کی مضبوطی کا باعث ہوگی نیز وہ محض اپنے فضل سے آپ کے دلوں کو اس تحریک کی کامیابی کی طرف مائل کرے گا۔

حضرت مصلح موعودؓ جن کو اللہ تعالیٰ نے اسیروں کی رستگاری کا موجب بنایا تھا۔ حضور عورتوں کی مشکلات سے رہائی کا باعث بھی بنے کیونکہ آج سے پچاس سال قبل طبقۂ نسواں سے زیادہ مظلوم و اسیر کوئی نہ تھا۔ حضور نے تعلیم القرآن کو عام کرکے عورتوں کے فرائض و حقوق کی پاسداری کی۔ حضرت مصلح موعودؓ کا سب سے بڑا احسان ۱۵ دسمبر ۱۹۲۲ء کو لجنہ اماء اللہ کا قیام ہے۔ وہ مختصر سی انجمن جو تیرہ ممبرات سے شروع ہوئی آج دنیا کے کونے کونے میں پھیل گئی ہے اور بین الاقوامی حیثیت حاصل کرکے عالمگیر شہرت کی حامل ہو چکی ہے۔ لجنہ کے قیام کا مقصد یہ بھی تھا کہ احمدی مستورات کو اسلام کی خاطر قربانیاں پیش کرنے پر آمادہ کیا جائے آج ضرورت اس امر کی ہے کہ خدا کی راہ میں مسلسل مالی قربانیاں پیش کی جائیں زبانی ایمان کا دعوےٰ کافی نہیں۔ آج جماعت احمدیہ کی خواتین کو عمل سے ثابت کرنا ہوگا کہ خلیفۂ وقت کی اطاعت اور نظام جماعت کی پیروی ہی ان کا حقیقی ایمان ہے۔ جب خلیفۂ وقت کی طرف سے یا اس کی اجازت سے کوئی سکیم پیش کی جائے تو شرح صدر سے اس میں قربانی پیش کر دینا ہی حقیقی ایمان ہے مبارک ہیں وہ جو خلیفۂ وقت کی آواز پر اپنا تن من دھن، جان، مال اور عزت کو ہر وقت قربان کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں قرآن پاک نے انفاق فی سبیل اللہ پر بہت زور دیا ہے اس ضمن میں آپ نے سورۃ بقرہ سورۃ تغابن اور سورۃ المنافقون کی آیات کو پیش فرمایا اور یہ ثابت کیا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیا ہوا مال ضائع نہیں جاتا بلکہ اُس کا بدلہ کئی گنا اور بے حساب ملے گا۔

آپ نے فرمایا آج قربانیاں کرنیوالے اور بعد میں قربانیاں کرنے والے جب کہ تمام دنیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جھنڈے تلے جمع ہوئے گی ہرگز برابر نہیں ہو سکتے آنیوالی نسلیں "سابقون" پر رشک کریں گی۔ اور ان پر سلام و درود بھیجیں گی۔ میری بہنو خلافت کا دامن تھامے رہو تو اللہ تعالیٰ کے بیشمار انعامات اور احسانات کی بارش تم پر ہوتی رہیگی۔

غیر ممالک میں آج لجنہ اماء اللہ میں ایسی خواتین شامل ہو چکی ہیں۔ جن کے دلوں میں ایمان کی شمع فروزاں ہو چکی ہے جو ان کو ہر وقت قربانیوں کے لئے آمادہ اور بے قرار رکھتی ہے اور انہوں نے ہر اس تحریک میں حصہ لیا ہے جس میں حصہ لینے کی سعادت پاکستانی احمدی بہنوں کو عطا ہوئی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انعام خلافت کو ایمان بالخلافت اور اس کے مطابق ایمان صالحہ بجا لانے سے مشروط فرمایا ہے۔ لہٰذا آج آپ کا فرض ہے کہ نہ صرف اپنے آپ کو بلکہ اپنی اولاد کو بھی ہر وقت ہر قربانی کے لئے تیار کریں۔

حضرت مصلح موعودؓ نے مسجد لنڈن اور مسجد برلن کی تحریک کی تو مستورات نے عظیم مالی قربانی کا مظاہرہ کیا۔ تحریک جدید میں بھی خواتین نے بڑی فراخدلی اور بشاشت سے حصہ لیا۔ ۱۹۴۴ء میں حضورؓ نے جرمن زبان میں قرآن پاک کے ترجمہ کے لئے ۲۸۰۰۰ (اٹھائیس ہزار) روپے کی تحریک کی تو جماعت احمدیہ کی خواتین نے پینتیس ہزار روپیہ آپ کی خدمت میں پیش کر کے اعلیٰ قربانی کا ثبوت دیا۔

لجنہ اماء اللہ کے ہال کی تعمیر پر حضرت مصلح موعودؓ نے اظہار خوشنودی فرمایا پھر ۱۹۶۷ء میں اللہ تعالیٰ سے توفیق پاکر اور حضرت مصلح کی اجازت سے میں نے مسجد نصرت جہاں کی تحریک کی تو جماعت کی خواتین نے جس قربانی اور خلوص کا مظاہرہ کیا وہ تاریخ احمدیت میں ہمیشہ درخشاں رہے گا۔ (باقی)

درخواست دعا

خاکسار کی نواسی فرحت اور کسن نواسہ نصیر ناصر احمد کی صحت کے لئے احباب دعا فرماویں جو ایک عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ (شیخ سبحان علی چک ۳۳ جنوبی سرگودھا)

آپ کے امام کو آپ کی ضرورت ہے

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقفِ جدید تحریک وقفِ جدید کا آغاز فرماتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خدمتِ دین کی تڑپ رکھنے والوں کو ان الفاظ میں مخاطب فرمایا تھا۔

"میں چاہتا ہوں کہ جن کے دل میں یہ خواہش پائی جاتی ہو کہ وہ حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ اور حضرت شہاب الدین سہروردیؒ کے نقشِ قدم پر چلیں تو جس طرح جماعت کے نوجوان اپنی زندگیاں تحریکِ جدید کے ماتحت وقف کرتے ہیں وہ اپنی زندگیاں براہِ راست میرے سامنے وقف کریں۔ تاکہ میں ان سے ایسے طریق پر کام لوں کہ وہ مسلمانوں کو تعلیم دینے کا کام کر سکیں۔ وہ مجھ سے ہدایتیں لیتے جائیں اور اس ملک میں کام کرتے جائیں۔ ہمارا ملک آبادی سے بالکل ویران نہیں لیکن روحانیت سے بہت ویران ہو چکا ہے اور آج بھی اس میں چشتیوں کی ضرورت ہے۔ سہروردیوں کی ضرورت ہے اور نقشبندیوں کی ضرورت ہے۔ پس میں چاہتا ہوں کہ جماعت کے نوجوان ہمت کریں اور اپنی زندگیاں اس مقصد کے لئے وقف کریں۔"

(خطبہ عید الاضحی فرمودہ ۹ جولائی ۱۹۵۷ء)

کیا آپ اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں وقف کے لئے اپنا نام پیش کریں گے۔

جملہ درخواستیں مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ براہِ راست حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں ارسال کی جائیں۔

(۱) نام مع ولدیت (۲) تعلیم دینی و دنیوی (۳) عمر (۴) مستقل پتہ (۵) کیا پیدائشی احمدی ہیں۔ اگر نہیں تو کون سے سن میں بیعت کرکے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں۔ (۶) پہلے کسی فرقہ سے تعلق رکھتے تھے (۷) مستقل پتہ (۸) شادی شدہ یا غیر شادی شدہ (۹) ماہوار آمد (۱۰) کتنے افراد کا بوجھ آپ کے کندھوں پر ہے (۱۱) کسی جماعت میں کوئی جماعتی عہدیدار رہ چکے ہیں۔ اگر رہ چکے ہوں۔ تو کب اور کس جماعت میں (۱۲) کیا کیا زبان جانتے ہیں۔ (۱۳) تصدیق پریذیڈنٹ صاحب مقامی (۱۴) تصدیق قائد صاحب مقامی (۱۵) تصدیق سیکرٹری صاحب مال۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے دئے جائیں گے (۳) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۱۱۷

میں خالدہ پروین زوجہ میاں مبارک احمد صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال بیعت ۲۰ نومبر ۱۹۶۷ء ساکن ساکن لائلپور ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۷/۱۹۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۔۔ ۔۔ ۔۔۔۔ ۵۰۰ روپے
۲۔ زیور طلائی ۔۔ ۔۔ ۱۶۱۰ روپے
۳۔ گھڑی مالیتی ۔۔ ۔۔ ۱۱۰ روپے
کل جائیداد ۔۔ ۔۔ ۲۲۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ شرط اول ۲/۔ روپے

الامتہ:۔ خالدہ پروین اہلیہ مبارک احمد صاحب پیپلز کالونی ۷-ج شہر لائلپور

گواہ شد:۔ مبارک احمد وصیت نمبر ۱۸۳۹۱ خاوند موصیہ لائلپور

گواہ شد:۔ ۔۔۔ ناصر احمد وصیت ۱۵۳۲۱ پریذیڈنٹ پیپلز کالونی لائلپور

مسل نمبر ۱۹۱۱۸

میں سکینہ بی بی زوجہ مستری محمد عبد اللہ صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۵۲ء ساکن کوٹ گھمن ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶-۲-۶۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱۔ حق مہر وصول شدہ ۔۔ ۔۔ ۹۶ روپے
۲۔ زیور ۱/۲ ۱ تولے مالیتی ۔۔ ۔۔ ۱۸۶ روپے
کل جائیداد ۔۔ ۔۔ ۲۸۲ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ شرط اول ۱/۔ روپیہ

الامتہ:۔ سکینہ بی بی زوجہ مستری محمد عبد اللہ صاحب کوٹ گھمن۔ ڈاکخانہ جعفر آباد براستہ بدو ملہی ضلع سیالکوٹ

گواہ شد:۔ عبد الحق سیکرٹری اصلاح و ارشاد کوٹ گھمن ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد:۔ مستری میاں محمد عبد اللہ خاوند موصیہ

مسل نمبر ۱۹۱۱۹

میں عزیزہ صدیقہ بنت راجہ احمد خان قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۷/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ گھڑی مالیتی ۔۔۔ ۹۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ شرط اول ۲/۔ روپے

الامتہ بقلم خود عزیزہ صدیقہ معرفت راجہ احمد خان صاحب مکان ۱۶ دار البرکات ربوہ۔ گواہ شد:۔ حفیظ احمد خان انکم ٹیکس

گواہ شد:۔ راجہ احمد خان زنانہ انگوٹھا۔

مسل نمبر ۱۹۱۲۰

میں غلام احمد ولد چوہدری نواب خان صاحب قوم جٹ باجوہ پیشہ زمیندارہ عمر ۵۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حسن خورد ضلع رحیم یار خان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱-۱۰-۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱/۲ ۲ ایکڑ زرعی اراضی ۱۲۰۰/۔ روپے فی ایکڑ کے حساب سے مالیتی ۳۰۰۰/۔ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ شرط اول ۲/۔ روپے

العبد:۔ غلام احمد ولد چوہدری نواب خان باجوہ ساکن حسن خورد تحصیل خانپور ضلع رحیم یار خان

گواہ شد:۔ حافظ غلام محمد چک ۶۵ تحصیل خانپور ضلع رحیم یار خان

درخواست ہائے دعا

میرے بڑے لڑکے کا جنوری میں ایک ٹیسٹ ہو رہا ہے۔ جملہ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ نمایاں کامیابی دے۔

مولانا محمد شفیع از لائلپور

۲۔ خاکسار کی ہمشیرہ ناصرہ بیگم کچھ عرصہ سے بیمار ہے اور بہت کمزور ہو گئی ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

(احمد حسین حمید کاتب الفضل)

۳۔ میرا بھائی چند روز سے بوجہ بخار و کھانسی بیمار ہے احباب جماعت صحت کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں۔

ناصرہ پروین ربوہ

بواسیر غائب

بواسیر خونی ہو یا بادی "پائلز کیور" کے صرف چار پھیلوں سے مکمل تسلی کے لئے تفصیلی لٹریچر اور نمونہ کی ایک خوراک بلا ڈاک خرچ بالکل مفت طلب کریں

مکمل کورس۔ دس روپے

کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۲۵ کمرشل بلڈنگ مال لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

تبدیلی پتہ اور انتظامی امور سے متعلق

مینجر روزنامہ الفضل ربوہ

سے خط و کتابت کیا کریں۔

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس

کراچی ۶ جنوری۔ وزیر خارجہ میاں ارشد حسین نے کہا ہے کہ دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس میں پاکستان اس بات پر زور دے گا کہ کشمیر کا تنازعہ اقوام متحدہ کی قراردادوں اور ریاستی عوام کی خواہشات کے مطابق حل کیا جائے۔ انہوں نے مزید کہا فرخا بند کے متعلق بھارت اور پاکستان کے درمیان سیکرٹریوں کی سطح پر جو بات چیت ہوئی تھی اس کی تفصیلات بھی کانفرنس میں پیش کی جائیں گی۔ وزیر خارجہ لندن روانہ ہونے سے قبل کراچی کے ہوائی اڈے پر اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس منگل سے شروع ہو رہی ہے۔

اسرائیل کی طرف سے انتقامی کارروائی کی دھمکی

تل ابیب ۶ جنوری۔ اسرائیل کے نائب وزیر اعظم ییگال الون نے عرب ممالک کو دھمکی دی ہے کہ اگر عرب چھاپہ ماروں کی سرگرمیاں بند نہ کی گئیں تو اسرائیل انتقامی کارروائیاں فوری طور پر شروع کر دے گا۔ انہوں نے کہا کہ اگر عرب حکومتیں چھاپہ ماروں کی کارروائیاں بند کرنے میں کامیاب نہ ہوئیں تو پھر اسرائیل انہیں ختم کرنے کے لئے خود ہی جوابی اقدامات کرے گا۔ وہ لبنان کی سرحد کے قریب ایک اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔

لبنان میں وسیع پیمانے پر فوجی تیاریاں

بیروت ۶ جنوری۔ بیروت اور لبنان کے تمام بڑے بڑے شہر کل رات بلیک آؤٹ کی وجہ سے تاریکی میں ڈوب گئے۔ سڑکوں پر تمام ٹریفک بند کر دی گئی۔ جون ۱۹۶۷ء کی عرب اسرائیل جنگ کے بعد یہ پہلا موقع ہے کہ لبنان میں شہری دفاع کی مشقیں ہو رہی ہیں۔ لبنان کی حکومت نے اسرائیل کی طرف سے کسی متوقع جارحانہ حملے کے خطرے کا مقابلہ کرنے کے لئے وسیع پیمانے پر جنگی تیاریاں شروع کر دی ہیں۔

بیروت میں کل رات لبنانی کابینہ کا ہنگامی اجلاس ہوا جس میں قومی دفاع کی خاطر اہم اقدامات کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اجلاس کے بعد ایک سرکاری اعلان جاری کیا گیا جس میں کہا گیا ہے کہ اسرائیلی جارحیت کا مقابلہ اور وطن کی حفاظت کے لئے لبنان کی فوجی طاقت بڑھادی جائے گی۔

اسرائیل کے لئے جاسوسی کرنے والے دو عرب باشندے

عمان ۶ جنوری۔ اردن کے دو باشندوں کو اسرائیل کے لئے جاسوسی کرنے کے الزام میں کل صبح عمان میں پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔ یہ بات اردن کے فوجی پراسیکیوٹر میجر عبدالرؤف عابدین نے ایک بیان میں بتائی ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ دونوں مجرموں نے اس بات کا اعتراف کر لیا ہے کہ وہ ۱۹۶۲ء سے اردن کے اہم فوجی لڑائی کے راز اسرائیل حکومت کو پہنچاتے رہے ہیں۔

اردن کے فوجی پراسیکیوٹر نے کہا ہے کہ دونوں جاسوس ۴۹ سالہ زہران یوسف اسماعیل خواب اور ۲۹ سالہ عبدالحفیظ عبداللہ خواب اردن کے گاؤں ہبلہ کے رہنے والے ہیں یہ گاؤں دریائے اردن کے مغربی مقبوضہ علاقے میں واقع ہے۔ انہوں نے کہا یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ یہ دونوں افراد بھاری معاوضہ کے عوض دشمن کو اردن کے اہم فوجی راز پہنچاتے تھے۔ اس بات کا بھی ثبوت مل چکا ہے کہ وہ عرب اسرائیل جنگ کے بعد بھی اکثر اوقات مقبوضہ علاقہ میں جا کر اسرائیلی حکام سے ملاقات کرتے تھے اور انہیں تازہ ترین اطلاعات اور معلومات فراہم کرتے تھے

مغربی پاکستان کے نئے چیف سیکرٹری

راولپنڈی ۶ جنوری۔ باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مغربی پاکستان کے چیف سیکرٹری مسٹر ایس آئی حق کو صوبائی ترقیاتی بورڈ کا چیئرمین مقرر کیا جا رہا ہے ان کی جگہ مسٹر بی اے قریشی کو جو اس وقت صوبائی ترقیاتی بورڈ کے چیئرمین ہیں چیف سیکرٹری مقرر کیا جا رہا ہے۔ ان ذرائع کے مطابق مغربی پاکستان میں ایڈیشنل چیف سیکرٹری (رابطہ) کی ایک نئی آسامی قائم کی جا رہی ہے۔ اور ریونیو بورڈ کے رکن مسٹر افضل آغا کو اس عہدے پر متعین کیا جائے گا اس سلسلہ میں سرکاری اعلان جلد ہی متوقع ہے۔

نائیجیریا میں برطانیہ کے خلاف زبردست مظاہرہ

لاگوس ۶ جنوری۔ نائیجیریا کے مغربی صوبے کے صدر مقام ابادان میں کل پانچ سو افراد پر مشتمل ہجوم نے برطانوی ہائی کمیشن کے سامنے زبردست مظاہرہ کیا

ٹنڈر نوٹس

پرنسپل / آئٹم ٹنڈر برائے مندرجہ ذیل کام ازاں محکمہ بلڈنگز کے اُن منظور شدہ ٹھیکیداران جنہوں نے اپنا نام تحریر کروانے کے بعد فیس برائے تجدید بابت سال ۱۹۶۹ء ادا کر دی ہو مطلوب ہیں۔ ٹنڈر فارم صرف کام کے دنوں میں مورخہ ۴ فروری ۱۹۶۹ء تک جاری کئے جاویں گے۔ اور بموجودگی ان ٹھیکیداران یا ان کے مختار ایجنٹس جو تاریخ اور وقت مقررہ پر موجود ہوں گے۔ زیر دستخطی کے دفتر میں مورخہ ۵ فروری ۱۹۶۹ء بوقت ۱۱ بجے قبل از دوپہر کھولے جاویں گے۔

ٹنڈر بلا ضمانت یا بذریعہ تار اور مشروط یا مشکوک ٹنڈر قابل قبول نہ ہوگا۔ زرِ ضمانت صرف بشکل چالان خزانہ یا کال ڈیپازٹ قبول ہوگا۔ زیر دستخطی کسی ایک یا تمام ٹنڈروں کو بلا تشہیر وجوہات مسترد کرنے کا مجاز ہوگا۔

نام کام	زر تخمینہ	زر ضمانت	میعاد برائے تکمیل کام
تعمیر نئے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال جھنگ			
گروپ ۱			
تعمیر بلاک اندرونی مریضاں	۵,۱۰,۰۰۰ روپے	۱۰,۲۰۰ روپے	چھ ماہ
گروپ ۲			
تعمیر بلاک بیرونی مریضاں	۷,۶۵,۰۰۰ روپے	۱۵,۳۰۰ روپے	آٹھ ماہ

نوٹ: کام متعلقہ دیگر مطلوبہ اطلاعات دفتری اوقات میں دفتر سے حاصل کی جا سکتی ہیں

ایگزیکٹو انجینئر

پراونشل بلڈنگ ڈویژن جھنگ صدر

1172(M)-2/69

ایران کے زلزلہ میں سینکڑوں افراد ہلاک ہو گئے

تہران ۶ جنوری۔ ایران کے صوبہ خراسان میں ۳ جنوری کی رات کو اور ۴ جنوری کی دوپہر کو زلزلے کے شدید جھٹکے محسوس کئے گئے۔ جن سے متعدد دیہات تباہ ہو گئے۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق اس خوفناک زلزلے سے کم از کم ایک سو افراد جاں بحق اور تین سو سے زیادہ زخمی ہوئے ہیں۔ ملبہ سے زخمیوں اور لاشوں کو نکالنے کے لئے فوج طلب کر لی گئی ہے۔ ایران ریڈ کراس سوسائٹی شیر و خورشید نے امدادی کام شروع کر دیا ہے۔ ۳ جنوری کی رات پونے سات بجے زلزلہ کے شدید جھٹکے محسوس کئے گئے اس وقت شدید سردی کی وجہ سے لوگ اپنے بستروں میں دبکے بیٹھے تھے۔ زلزلہ اتنا شدید اور خوفناک تھا کہ لوگ چیخیں مار کر بستروں سے ننگے پاؤں ہی باہر بھاگ کھڑے ہوئے۔ مکانوں کی چھتیں زمین بوس ہونے لگیں اور ان میں آگ لگ گئی۔ سینکڑوں لوگ جن میں عورتوں اور بچوں کی اکثریت تھی ملبہ کے نیچے دب گئے۔ تہران کے روزنامہ کیہان کے مطابق زلزلہ کا مرکز ضلع اسپاریاں میں سلسلہ کوہ مہران میں تھا۔ اس پہاڑ کے دامن میں واقع ایک گاؤں ادجانغ بالکل تباہ ہو گیا۔ وہاں دو سو مکانات تھے جو سب زمین بوس ہو گئے۔ وہاں کم از کم ۲۰ افراد جاں بحق اور ایک سو زخمی ہوئے ہیں سرکاری ذرائع نے مرنے والوں کی تعداد پانچ اور بے گھر ہونے والوں کی تعداد تین سو بتائی ہے۔ زبردست بارش اور برفباری کی وجہ سے امدادی کام میں رکاوٹ پڑ رہی ہے۔ لوگ خوف کے مارے سے سنبھلے بھی نہ تھے کہ ۴ جنوری کی دوپہر کو اس علاقہ میں پھر زلزلہ کے شدید جھٹکے محسوس کئے گئے جس سے کئی اور دیہات میں سینکڑوں مکانات گر گئے۔ کل سرکاری ذرائع کے مطابق ۸۰۰ مکان تباہ دو ہزار افراد بے گھر اور ایک سو آدمی ہلاک اور تین سو افراد زخمی ہوئے ہیں

سچائی ایسی چیز ہے کہ اس کے بغیر کسی قوم کا رُعب قائم نہیں ہو سکتا

جو لوگ سچائی اور دیانت کا نمونہ دکھاتے ہیں وہ اپنی قوم کو چار چاند لگا دیتے ہیں،

سیّدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سچائی کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور راست بازی کا یہ حال تھا کہ آپ کا دشمن بھی اقرار کرتا تھا کہ آپ سچائی کے اعلےٰ مقام پر ہیں۔ چنانچہ جب آپ پر یہ وحی نازل ہوئی کہ لوگوں کو ہدایت کی طرف بلاؤ تو آپ نے صفا پر چڑھ کر مکہ کے لوگوں کو بُلانا شروع کیا۔ جب سب لوگ جمع ہو گئے تو آپ نے فرمایا اگر میں تمہیں کہوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے ایک بہت بڑا دشمن تم پر حملہ کرنے کے لئے جمع ہے تو کیا تم میری بات مان لوگے؟ اب بظاہر یہ ناممکن تھا کہ اتنی بڑی فوج وہاں جمع ہو اور مکہ والوں کو اس کا علم تک نہ ہو۔ مگر انہوں نے کہا کہ ہاں ہم مان لیں گے۔ کیونکہ ہمیں یقین ہے کہ آپ کبھی جھوٹ نہیں بولتے (تفسیر روح المعانی زیر آیت تبت یدا ابی لہب وتب) اسی طرح جب قیصر روما نے ابوسفیان کو اپنے دربار میں بُلا کر اس سے پوچھا کہ کیا محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور اس کے ساتھیوں نے تمہارے ساتھ کبھی جھوٹا معاہدہ کیا ہے۔ تو ابوسفیان نے کہا کہ پچھلے افعال کے متعلق تو میں کوئی گرفت نہیں کرتا۔ لیکن اب انہوں نے ایک نیا معاہدہ کیا ہے دیکھیں وہ عہد شکنی کرتے ہیں یا نہیں۔ اس پر قیصر نے کہا کہ آئندہ کا ذکر جانے دو۔ جب اس نے پچھلے تمہارے ساتھ کوئی عہد شکنی نہیں کی تو یہی اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ آئندہ بھی نہیں کرے گا۔ تو شدید سے شدید دشمن کو بھی جو آپ سے لڑائی کر رہا تھا یہ جرأت نہیں تھی کہ وہ آپ کے متعلق یہ کہے کہ آپ نے کبھی ... ... جھوٹ بولا ہے یا کوئی معاہدہ شکنی کی ہے۔

یہی وہ چیز تھی جس کی وجہ سے مسلمان جب کسی ملک میں جاتے تو وہاں کے باشندے اُن کے اعلےٰ اخلاق کو دیکھ کر ان کے اس قدر گرویدہ ہو جاتے کہ وہ اپنے ہم قوم اور اپنے ہم مذہب افراد سے بھی ان کی زیادہ عزت کرتے اور ان کی سلامتی کی دعائیں کرتے چنانچہ تاریخ میں لکھا ہے کہ مسلمانوں نے جب حمص پر قبضہ کر لیا جو رومیوں کے علاقہ میں تھا۔ تو کچھ عرصہ کے بعد مسلمانوں کو دوبارہ دشمن کے حملہ کا خطرہ پیدا ہو گیا اور انہوں نے مناسب سمجھا کہ اس وقت حمص کو خالی کر دیا جائے۔ اس فیصلہ کے بعد مسلمانوں نے وہاں کے عیسائیوں کو بلایا اور ان سے کہا کہ ہم تم سے جزیہ وصول کر چکے ہیں۔ مگر یہ جزیہ اس شرط کے ماتحت لیا گیا تھا کہ ہم تمہارے جان و مال کی حفاظت کریں گے اب چونکہ خود ہمارے لئے ایک نازک صورتِ حالات پیدا ہو گئی ہے اور ہم تمہاری حفاظت نہیں کر سکتے اس لئے ہم جزیہ کی رقم تمہیں واپس کرتے ہیں۔ چنانچہ کئی لاکھ روپیہ جو عیسائیوں سے جزیہ کے طور پر لیا گیا تھا انہیں واپس کر دیا گیا۔ اس اعلیٰ درجہ کے نمونہ کا ان عیسائیوں پر اتنا اثر ہوا کہ جب اسلامی لشکر روانہ ہوا تو وہ ساتھ ساتھ روتے جاتے تھے اور دعائیں کرتے جاتے تھے کہ خدا تم کو دوبارہ ہم میں واپس لائے اور یہودی بھی بڑے جوش سے یہ کہتے جاتے تھے کہ توراۃ کی قسم جب تک ہم زندہ ہیں قیصر حمص پر قبضہ نہیں کر سکتا (فتوح البلدان بلاذری ص۱۳۷) غرض سچائی ایسی چیز ہے کہ اس کے بغیر کسی قوم کا رعب قائم نہیں ہو سکتا۔ جو لوگ سچائی اور دیانت کا نمونہ دکھلاتے ہیں وہ اپنی قوم کو چار چاند لگا دیتے ہیں۔ اور جو لوگ یہ نمونہ نہیں دکھاتے وہ اپنی قوم کا گلا کاٹنے والے ہوتے ہیں"

(تفسیر کبیر سورہ حج ص۴۲، ص۴۳)

درخواستِ دُعا

میری ہمشیرہ عزیزہ امۃ المجید ایم اے بیگم قریشی عبدالرشید صاحب ظفر ویلفیئر آفیسر حال مڈلسیکس لندن قریباً ایک سال سے بیمار ہے۔ اب تیسری مرتبہ گردے کے اپریشن کے لئے ہسپتال میں داخل ہوئی ہے۔ احباب کی خدمت میں ان کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (امۃ السلام اہلیہ شیخ محمد ایوب جنیٹ)

پاکستانی قافلہ بخیریت قادیان پہنچ گیا

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان سے بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ پاکستانی قافلہ ۵ جنوری ۱۹۶۹ء کو صبح بخیر و عافیت قادیان پہنچ گیا۔ الحمد للہ۔

جلسہ سالانہ کے جو وہاں ۶ جنوری سے شروع ہو چکا ہے کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

تنازعہ کشمیر کے منصفانہ تصفیہ کے بغیر مستحکم امن قائم نہیں ہو سکتا

مشرق وسطیٰ سے اسرائیلی فوج کا انخلاء ضروری ہے

لندن ۷ جنوری۔ وزیر خارجہ پاکستان میاں ارشد حسین نے کہا ہے کہ دولت مشترکہ کی کانفرنس میں شریک ملکوں کے ساتھ پاکستان کی اقتصادی ترقی سے متعلق غیر رسمی بات چیت کانفرنس کا ایک اہم حصہ ہوگی۔ انہوں نے کراچی سے لندن پہنچنے کے بعد اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے یہ بات کہی۔

وزیر خارجہ نے بتایا کہ پاکستان دولتِ مشترکہ کے لیڈروں پر زور دے گا کہ وہ مشرق وسطیٰ کے تنازعہ کو اقوام متحدہ کی قرار دادوں کے مطابق حل کرانے کی کوشش کریں۔ میاں ارشد حسین نے کہا کہ چار بڑی طاقتیں اقوام متحدہ کے اندر اور باہر اسرائیلی فوجوں کے انخلاء اور مشرق وسطیٰ کے تنازعہ کے پرامن تصفیے کی جو بھی کوشش کریں گی۔ پاکستان ان کی حمایت کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان عربوں کا ساتھ دیتا رہے گا۔ برصغیر کے مسائل کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ تنازعہ کشمیر اور فرخانہ کے دو ایسے مسائل ہیں جو برصغیر میں کشیدگی کا باعث بن رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان دونوں مسائل کا اس علاقے کے امن سے گہرا تعلق ہے جس میں پاکستان واقع ہے اور جب تک یہ مسائل حل نہیں ہوتے اس علاقے میں مستحکم امن قائم نہیں ہو سکتا ہے۔

وقفِ جدید کے نئے سال کا اِعلان

تمام جماعتیں اور احباب فوری طور پر اپنے وعدہ جات بھجوائیں

اس مرتبہ جلسہ سالانہ کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے وقف جدید کے بارہویں سال (یعنی ۱۹۶۹ء) کے لئے بھی اِس بابرکت تحریک کا اِعلان فرما دیا ہے نیز یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ جماعتیں اور دیگر احباب اپنے بچوں کو خاص طور پر اس تحریک میں شامل فرما دیں تاکہ انہیں دینی ذمہ داریاں سنبھالنے کا شوق اور تربیت حاصل ہو سکے۔

پس احباب اِس اعلان کو پڑھتے ہی وقف جدید کے وعدہ جات (اطفال کے وعدہ جات الگ ہوں) دفتر وقف جدید ربوہ کے پتہ پر ارسال فرما دیں۔ اللہ تعالےٰ غلبۂ اسلام کا وقت جلد تر لے آئے۔

(ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

قائدین خدام الاحمدیہ کی اہم ذمہ داری

مرکز کو ہر ماہ باقاعدگی سے اپنی رپورٹ بھجوانا ہر قائد مجلس کی نہایت اہم ذمہ داری ہے نیا مہینہ شروع ہو چکا ہے گذشتہ ماہ کی رپورٹ جلد تیار کر کے مرکز کو بھجوائیں

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴